احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۷۷/۴۲ | منگل۔ ۴۔ رجب۔ ۱۴۱۳ھ، ۲۹۔ فتح ۱۳۷۱ہش، ۲۹۔ دسمبر ۱۹۹۲ء | نمبر ۲۹۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کسی ایک بھی مذہب کے بانی نے دوسرے مذاہب سے نفرت کی تعلیم نہیں دی

جماعت احمدیہ کو اس لئے قائم کیا گیا ہے کہ مذہب کے نام پر ظلم نہ ہونے دے

ہم اپنی جانیں پیش کر دیں گے لیکن دین کو مذہبی تنگ نظری کی بھینٹ نہیں چڑھنے دینگے

قادیان میں ہونے والے جلسہ کے لئے لندن سے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب مواصلاتی سیارے پر براہِ راست ٹیلی کاسٹ کیا گیا

لندن: ۲۶ دسمبر۔ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لندن سے قادیان کے جلسہ سالانہ کا افتتاحی خطاب ارشاد فرمایا جو مواصلاتی سیارے کے ذریعے دنیا بھر میں ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔ حضور ایدہ اللہ نے اپنے خطاب میں مذہبی رواداری کے بارے میں دین حق کی تعلیم اور تاریخ کے شاندار واقعات بیان فرمائے اور فرمایا کہ جماعت احمدیہ کو اس لئے قائم کیا گیا ہے کہ مذہبی ظلم و ستم کو ختم کیا جائے۔ ہم اپنی جانیں پیش کر دیں گے مگر دین کو مذہبی تنگ نظری کی بھینٹ نہیں چڑھنے دیں گے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا آج عالمگیر جماعت احمدیہ ایک ایسے جلسے میں شریک ہو رہی ہے جس کی کوئی مثال جب سے کائنات بنی ہے کبھی سامنے نہیں آئی۔ یہ جلسہ لندن میں قادیان کے لئے منعقد ہو رہا ہے جس میں مشرق و مغرب کی تمام اقوام شرکت کی سعادت پا چکی ہیں۔ اس جلسہ میں دنیا کے مختلف ممالک میں بسنے والے احمدی شریک ہیں۔ امریکہ میں اس وقت رات کے دو بجے کا وقت ہے۔ کرسمس کا دن اس رات کے ذریعے یہاں اختتام پذیر ہو رہا ہے۔ مختلف جگہوں پر شرابوں کے نشہ میں وحشت حد سے زیادہ کھانا کھائے ہوئے لوگ بے سدھ پڑے ہیں۔ اور اس وقت احمدی آخر شب کی عبادت کے لئے اُٹھ رہے ہیں۔ اس عالمی جلسے میں ڈش انٹینا کے ذریعے شرکت کے لئے بچوں کو اٹھا رہے ہیں۔ خدا کی یاد کے لئے اکٹھے ہو رہے ہیں۔ پاکستان کے وقت کے مطابق اس وقت بعد دوپہر کے تین بجنے والے ہیں۔ قادیان میں اس وقت ساڑھے تین بجے ہیں۔ غرضیکہ دنیا کے تمام ممالک پر سرسری سی اڑتی ہوئی نگاہ ڈالی جائے تو یہ عجیب حقیقت سامنے آتی ہے کہ تمام دنیا میں اس چوبیس گھنٹے کے مختلف اوقات میں لمحہ لمحہ دنیا کے گرد لندن کے دس بجے بلند ہونے والی یہ آواز گھوم رہی ہے۔ کہیں دن ہے کہیں رات ہے کہیں جھٹپٹے کا وقت ہے۔ ہر جگہ پر احمدی میری یہ آواز سن رہے ہیں۔

یہ طلسماتی حقیقت سے زیادہ حسین لمحات ہیں۔ اس وقت قادیان کے جلسے میں شریک افراد کی تعداد غالباً ۸ یا ۹ ہزار ہے۔ گذشتہ سال جب میں وہاں گیا تھا تو توقع سے بہت بڑھ کر جلسے کے آخری دن کی حاضری ۲۴ ہزار تک پہنچ گئی تھی۔ لیکن آج جو ۸ و ۹ ہزار افراد جمع ہیں وہ بھی بہت زیادہ تعداد ہے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے ۱۹۲۴ء میں لندن سے جو نظم قادیان کے لئے کہی تھی اس کا یہ شعر یاد آ رہا ہے۔

یا تو ہم پھرتے تھے ان میں یا ہوا یہ انقلاب
پھرتے ہیں آنکھوں کے آگے کوچہ ہائے قادیان

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا، واقعتاً ایک بھی مذہب کا بانی ایسا نہیں جس نے دوسرے مذہب سے نفرت کی تعلیم دی ہو۔ ایک بھی نہیں جس نے مذہب کے نام پر نفرت کی تعلیم دی ہو۔ مذاہب تو مظلومیت کی اینٹوں پر اپنی بنیاد رکھتے ہیں۔ اسلام کی تعلیم تو یہ ہے کہ دُنیا کے ایک بھی شخص کو اسلام یہ حق نہیں دیتا کہ کسی مندر کو گرائے۔ ظالم کو سرزنش کرنا انسان کا حق ہے لیکن ظلم کے نتیجے میں ظلم کرنے کی اجازت ہرگز نہیں دی جا سکتی۔

حضرت نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا حسین اُسوہ

حضرت امام جماعت احمدیہ نے بتایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عبادت گاہوں کی حرمت اور احترام کی ہدایت کی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سینٹ کیتھرائن کوہ سینا سے جو معاہدہ کیا اس میں یہ تحریر کیا کہ کوئی مسلمان عیسائیوں کی عبادت گاہوں کو ٹیڑھی نظر سے کبھی نہیں دیکھے گا۔ اس معاہدہ کے بارے میں ایک مشہور مورخ ایڈمنڈ ولے لکھتا ہے کہ یہ معاہدہ دنیائے مذاہب کی تاریخ میں ایک نہایت شریفانہ

باقی صفحہ پر

فہرست جنازہ غائب

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۱۳ دسمبر ۱۹۹۲ء کو بعد مغرب بیت الفضل لندن میں مندرجہ ذیل جنازہ ہائے غائب پڑھائے۔

۱۔ مکرم عطاء الحق صاحب۔ ربوہ (برادر مکرم ابو المنیر نور الحق صاحب)۔
۲۔ مکرمہ عزیزہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد شفیق ساہی صاحب ڈسکہ ضلع سیالکوٹ۔
۳۔ مکرمہ نسیمہ بیگم صاحبہ اہلیہ مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم۔ امریکہ۔
۴۔ مکرم محمد یوسف صاحب والد مکرم محمد عیسیٰ صاحب مربی سلسلہ لندن۔ مالو کے ضلع سیالکوٹ۔
۵۔ مکرم مستری محمد علی صاحب والد مکرم عزیز احمد صاحب (مستری) اسلام آباد (یو کے)، ربوہ۔
۶۔ مکرم چوہدری ذکاء اللہ صاحب والد مکرم مبارک احمد صاحب ساہی (لندن) فیصل آباد۔
۷۔ مکرم عبد الجلیل عشرت صاحب۔ اسلام آباد۔
۸۔ مکرم مظفر حسین صاحب۔ برادر مکرم چوہدری محمد اعظم صاحب۔ جرمنی۔
۹۔ مکرمہ سیدہ فہمیدہ بخاری صاحبہ اہلیہ سید میجر محمود احمد شاہ صاحب۔ کراچی۔
۱۰۔ مکرمہ رفیق بیگم صاحبہ اہلیہ عبد الخالق ملک صاحب والد عبد الباری ملک صاحب۔ بریڈ فورڈ۔
۱۱۔ مکرم چوہدری ظفر احمد صاحب۔ کاہلوں ربوہ۔
۱۲۔ مکرم محمد احمد صاحب۔ ربوہ
۱۳۔ مکرم ڈاکٹر خواجہ محمد افضل صاحب۔ برادر منظور صادق صاحب (نیوز ایڈیٹر روزنامہ حیدر) راولپنڈی۔
۱۴۔ مکرمہ خورشید بیگم صاحبہ والدہ مرزا بسم اللہ بیگ صاحب۔ نارووال۔
۱۵۔ مکرم عنایت اللہ صاحب۔ نارووال۔

مکرم عبد الوحید صاحب مربی سلسلہ انتقال کر گئے

مکرم عبد الوحید صاحب شاہد مربی سلسلہ مورخہ ۲۷ دسمبر ۱۹۹۲ء کو رات دس بجکر ۵۵ منٹ پر انتقال کر گئے۔ ان کی عمر ۲۶ سال تھی۔ وہ آٹھ نو ماہ سے بیمار تھے۔ ان کے جسم میں خون بننا بند ہو گیا تھا۔ ان کو ۴۰ سے زائد بوتلیں خون کی دی گئیں۔ مگر اللہ تعالیٰ کی تقدیر غالب آئی اور وہ اپنے مولا سے جا ملے۔

مکرم عبد الوحید صاحب مکرم عبد الحمید صاحب کے صاحبزادے تھے۔ گذشتہ سال ان کی شادی محترمہ مہوش صاحبہ بنت مکرم

باقی صفحہ ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقام اشاعت : دار النصر غربی ۔ ربوہ
قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۹- فتح ۱۳۷۱ ہش ۲۹ - دسمبر ۱۹۹۲ء

رُوح کی پاکیزگی اور صفائی

چند ایک منفی سوچ کے لوگوں کو چھوڑ کر دنیا میں ہر شخص صاف ستھرا رہنا چاہتا ہے ۔ جسم بھی صاف ہو لباس بھی صاف ہو ۔ رہن سہن بھی صاف ہو ۔ اور اس سب کچھ کے لئے خاص کوشش کی جاتی ہے ۔ بعض لوگوں کو تو دیکھا گیا ہے کہ اپنے بالوں پر ہی اتنا وقت صرف کر دیتے ہیں کہ معلوم ہوتا ہے کہ سب سے اہم اور ضروری بات بالوں کی صفائی ہی ہے ۔ اس میں تو کچھ شک نہیں بالوں میں کنگھی ضرور کرنی چاہیئے۔ تا کہ بالوں میں گرد و غبار نہ رہے ۔ لیکن وہ جو کنگھی پٹی کرتے رہنے والی بات ہے اسے معیوب سمجھا جاتا ہے ۔ لباس کا اتنا خیال رکھتے ہیں کہ ذرا سی گرد پڑی تو اسے جھٹک جھٹک کر صاف کرنا شروع کر دیا ۔ استری ٹھیک نہ رہے تو انہیں پریشانی ہو جاتی ہے ۔ جہاں تک گھر کا تعلق ہے اس کی صفائی اور سجاوٹ کے لئے مختلف چیزیں گھر میں لا کر رکھی جاتی ہیں ۔ ایسی بھی جن کا کوئی مقصد نہیں ۔ الماریوں کی الماریاں ایسی ہوتی ہیں کہ اس میں چھوٹے چھوٹے سے کھلونے سجا کے رکھتے ہیں ۔ وہ کھلونے نہیں جن سے بچے کھیلتے ہیں ۔ بلکہ وہ جو صرف الماری میں سجاوٹ کی وجہ سے رکھے جاتے ہیں ۔

ان سب باتوں میں کہاں تک جانا چاہیئے اور کس حد سے ورے رہنا چاہیئے ۔ یہ بات اس وقت زیر بحث نہیں ہے ۔ بات ہم یہ کہنی چاہتے ہیں کہ جسم کی صفائی اور ستھرائی کا خوب خیال رکھا جاتا ہے ۔ لیکن کتنے لوگ ہیں جو یہ عادت روح کے لئے بھی اپناتے ہوں ۔ جسم ہے اور روح بھی ہے ۔ جسم اور لباس گندا ہو تو وہ بھی بُرا ہے اور روح گندی ہو تو وہ بھی بُری ہے ۔ اگر ہم اپنے جسم کو صاف رکھنے کے لئے بہت کچھ کرتے ہیں تو روح کی طرف کیوں توجہ نہ دیں ۔

ہم میں سے ہر ایک کو یہ سوچنے کی ضرورت ہے کہ روح کو کس طرح صاف رکھا جائے ۔ روح میں کس طرح نکھار پیدا کیا جائے ۔ وہ کون سی باتیں ہیں جن کے کرنے سے روح پاک صاف ہوتی ہے ۔ اور اس میں نکھار پیدا ہوتا ہے ۔ اور کون سی باتیں ایسی ہیں جنہیں روح کا گند کہا جا سکتا ہے ۔ اگر ہم ان باتوں پر غور کرتے رہیں تو یقیناً ہماری زندگی حسین سے حسین تر ہو جائے گی اور اس کا فائدہ صرف اس دنیا میں نہیں بلکہ اگلی دنیا میں بھی ہوگا ۔

کبر و غرور آتشِ سوزاں کی طرح ہے
کردار کو تم اپنے بچاؤ گے یا نہیں
ہم تو بس ایک بات ہی پوچھیں گے آپ سے
"یارو خودی سے باز بھی آؤ گے یا نہیں"

ابوالاقبال

○

مَیں رنگ و بُو ہوں چمن کا مگر یہی اک بات
مرے وطن کے عدو کو کھٹکتی ہے دن رات

ہر ایک سمت ہے اک مخمصہ کی کیفیت
کوئی تو ہو جو بدل دے عوام کے حالات

کٹا ہُوا پرِ پرواز لے کے اُڑتے ہیں
عجیب ہیں یہ پرندے یہ طائرانِ حیات

سرِ نیاز کسی کا ہے سجدہ ریز مگر
کسے خبر کہ ہوں دل میں مقیم لات و منات

مَیں نامہ بر کے تکلّف سے آشنا ہی نہیں
صدا پہنچتی ہے میری زمیں کے چار جہات

مَیں دیکھتا ہوں کہ لفظوں کا کیا ہے پسِ منظر
دکھا رہے ہیں مجھے وہ گھسی پِٹی سی لغات

جو میرے خواب کی تعبیر کو نہیں سمجھا
مرے نکات کی وہ کیا کرے گا توجیہات

مرے لئے تو سمندر بھی فاصلہ نہ رہا
ہَوا کے دوش پہ جاتے ہیں میرے پیغامات

مَیں اپنے غم کو مسرّت میں جھونک دیتا ہوں
غمِ زمانہ کی جیب سے ملی مجھے سوغات

نسیم حسنِ عمل کا بدل نہیں کچھ بھی
اگرچہ دل کو لگی ہے بہت کسی کی بات

نسیم سیفی

مالی قربانی کو اس طرح دوام بخشیں کہ آپ کی عمر کے ساتھ ساتھ آپکو ہمیشہ اچھی اداؤں کی تلاش رہے اور اس رنگ میں خدا کے حضور پیش کیا کریں کر دیتے وقت آپ کے اندر ایک ہیجانی کیفیت پیدا ہو جایا کرے ۔ آپ کا دل نرم ہو جایا کرے ۔ آپ سمجھ لیا کریں کہ یہ وہ کیفیت ہے جو ضرور قبول ہو گی ۔
(ارشاد حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ۔ الثانی

تلقینِ عمل

دینِ حق نے دولت کمانے سے منع نہیں کیا۔ بلکہ جس چیز کو منع کیا ہے وہ یہ ہے کہ انسان اس دولت کو محفوظ کر کے ایسے رنگ میں رکھ لیتا ہے کہ دنیا کو اس کے فائدہ سے محروم کر دیتا ہے روپیہ کو بنکوں میں جمع رکھا جاتا ہے۔ یا خزانوں میں دفن کر دیا جاتا ہے اور اس طرح خود تو اس سے فائدہ اٹھایا جاتا ہے مگر وہ دولت دوسروں کے کام نہیں آ سکتی۔ جس چیز سے دینِ حق روکتا ہے وہ یہ ہے کہ اس طرح دولت کو محفوظ نہ کر لو کہ دوسرے اس کے فائدہ سے محروم رہ جائیں۔ اور یہ کہ سود نہ لو۔ کیونکہ اس سے دولت چند لوگوں کے ہاتھوں میں جمع ہو جاتی ہے اور باقی لوگ محروم رہ جاتے ہیں۔ جس دولت سے دنیا کو فائدہ پہنچے اس سے دینِ حق نے نہیں روکا جس کا فائدہ صرف مالک کو ہو اس سے روکتا ہے۔ جو لوگ سود پر روپیہ لیتے ہیں لوگ ان کو کروڑوں روپیہ دے دیتے ہیں کہ نفع ملے گا۔ اس طرح وہ روپیہ سمیٹ لیتے ہیں اور روپیہ چند ہاتھوں میں جمع ہو جاتا ہے۔ پہلے تو لوگ ان کو اس لئے روپیہ دیتے ہیں کہ سود ملے گا۔ لیکن آخر کار ان کے دست نگر ہو جاتے ہیں اور اس طرح جو روپیہ جمع کرتے ہیں وہ کوشش کرتے ہیں کہ روپیہ جمع کرتے چلے جائیں۔ تا دوسروں سے غلامی کروا سکیں اور خدمت کروا سکیں اس چیز سے قرآن کریم نے منع کیا ہے۔ اور فرمایا ہے جو لوگ سونا اور چاندی جمع کرتے ہیں قیامت کے دن اسے جلا کر ان کے بدن کو داغ دیا جائے گا۔ اس سونا چاندی سے مراد استعمال والا سونا چاندی نہیں جو جائز طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ کیونکہ قرآن کریم میں (دولت کے تزکیہ) کا حکم ہے۔ اور حدیثوں میں یہ تفاصیل بیان کی گئی ہیں کہ اتنے سونے اور اتنی چاندی پر کتنی (رقم) دینی چاہیئے

اگر سونا چاندی پاس رکھنا ہی منع ہوتا تو اس پر (رقم) دینے کے کوئی معنے ہی نہ تھے۔ کیا شراب پر بھی کوئی (رقم) دی جاتی ہے تو یہ درمیانی رستہ ہے جو دینِ حق نے بتایا ہے اور ایسی دولت سے منع کیا ہے۔ جس کے فائدہ سے دوسرے لوگ محروم رہ جائیں۔ جو لوگ اس طرح دولت جمع کرتے ہیں وہ آرام طلب ہو جاتے ہیں۔ اور یہی وہ لوگ ہیں جو ہاتھ سے کام نہیں کرتے۔ ان کے مدِنظر ہمیشہ یہ ہوتا ہے کہ ان کے پاس روپیہ ہو تو لوگوں سے کام لیں خود چارپائی پر بیٹھے ہیں۔ اور دوسرے کو حکم دیتے ہیں کہ پاخانہ میں لوٹا رکھ آؤ۔ اور اس قدر نکمے ہو جاتے ہیں کہ پاخانہ سے واپس آتے ہوئے لوٹا وہیں چھوڑ آتے ہیں۔ اور پھر کہتے ہیں کہ او کمبخت کہاں گیا۔ جا لوٹا اٹھا لا۔ ان کو کوئی کام کرنا نصیب ہی نہیں ہوتا۔ اور چونکہ ان کو دوسرے سے کام لینے کی عادت ہو جاتی ہے اسلئے یہی لوگ ہیں جو دنیا میں غلامی کو قائم رکھنا چاہتے ہیں۔ بلکہ ان کا وجود غلامی کا منبع ہوتا ہے۔ اور دنیا میں ان کے ذریعے غلامی اس طرح پھیلتی ہے۔ یہ لوگ چاہتے ہیں کہ دنیا کی حالت ایسی رہے کہ اس میں ایک طبقہ ایسے لوگوں کا رہے جو ان کی خدمت کرتے رہیں۔ اور وہ اسکے لئے کوشش بھی کرتے رہتے ہیں۔ جسطرح حکومت کو گھوڑوں کی ضرورت ہوتی ہے اور اسکے لئے وہ زمینداروں کو مربعے دیتی ہے کہ وہ گھوڑے پالیں۔ اسی طرح جو لوگ اس بات کے عادی ہوتے ہیں کہ ہاتھ سے کام نہ کریں یا بعض کاموں میں اپنی ہتک سمجھیں وہ لازماً کوشش کرتے ہیں کہ دنیا کا کچھ حصہ غریب رہے اور ان کی خدمت کرتا رہے کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ اگر دنیا کی حالت اچھی ہو جائے تو وہ کام کس سے لیں گے۔

ہماری تاریخ

بیت الذکر فیصل آباد کی تعمیر پر ایڈریس کے جواب میں حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب امام جماعت الثانی نے فرمایا۔

جہاں میں ایڈریس دینے والوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں وہاں ایک امر کے متعلق اظہار افسوس کے بغیر نہیں رہ سکتا۔ ایشیائی لوگوں میں عام رواج ہے کہ وہ اپنے کاموں کی بنیاد کچھ نہ کچھ جذبات پر رکھتے ہیں۔ یورپین لوگوں میں یہ بات نہیں پائی جاتی۔ ان کے تمام کاموں میں تجارتی رنگ ہوتا ہے ایشیائی ممالک کا کوئی بادشاہ اگر تخت پر بیٹھے تو وہ قیدیوں کو آزاد کرے گا قاتلوں کو معاف کرے گا ملازموں کو چھٹیاں دیگا۔ اور انعام و اکرام تقسیم کرے گا۔ لیکن یورپ میں اگر کوئی بادشاہ تخت پر بیٹھے تو کسی کو کانوں کان خبر نہیں ہوگی۔ غرض ہماری دنیا جذباتی دنیا ہے اور یہ ایک چیز ہے جو بعض حالات میں مفید ہوتی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس موقعہ پر جب خدا تعالیٰ نے آپ کو توفیق دی کہ آپ لوگ اس کے نام پر گھر بنائیں بعض لوگوں کا جو شکوہ کیا گیا ہے وہ نہیں ہونا چاہیئے تھا۔ میں تسلیم کرتا ہوں کہ انہوں نے مخالفت کی ہوگی۔ مگر یہ سمجھ کر کہ اس طرح وہ دین کی کوئی خدمت کر رہے ہیں انہوں نے مخالفت کی لیکن اب جب خدا تعالیٰ نے آپ کو کامیابی عطا کی تو چاہیئے تھا کہ خدمت کرنے والوں کا شکریہ ادا کرتے مگر مخالفت کرنے والوں کا ذکر چھوڑ دیتے اور دلوں میں ان کے لئے دعا کرتے کہ اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت نصیب کرے۔ ایڈریس کے اس حصے نے مجھے تکلیف دی ہے۔ خوشی کے موقعہ پر ایشیائی بادشاہ قیدیوں کو چھوڑ دیتے ہیں۔ اور مخالفت کرنے والے لوگ تو آپ کے قیدی نہ تھے۔ ان کا ذکر چھوڑ دینے میں آپ کا کوئی حرج نہیں ہوتا تھا۔

اس ارشاد کے بعد حضور نے اختصار کے ساتھ دوستوں کو بیت الذکر بنانے کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی اور فرمایا۔ بیوت الذکر اپنے ساتھ بعض ذمہ داریاں رکھتی ہیں۔ بیت الذکر خدا کا گھر ہے اور جو شخص بیت الذکر بنانے کے بعد یہ کہتا ہے کہ اسے ہم نے بنایا۔ یہ ہماری ہے وہ گویا خدا کے گھر کو اپنا گھر قرار دیتا ہے دنیا میں اگر کوئی شخص کسی معمولی آدمی کے گھر کو بھی کہے کہ یہ میرا گھر ہے تو وہ مجرم سمجھا جاتا ہے۔ اس سے اندازہ کر لو کہ جو شخص خدا کے نام پر ایک گھر بنائے اور پھر اسے اپنا قرار دے وہ کتنی بڑی سزا کا مستحق ہوگا۔ پس لائل پور (اب فیصل آباد) کا ہر احمدی فرد یہ سمجھے کہ یہ خدا کا گھر ہے۔ اگر یہ خدا کا گھر نہیں ہے تو بیت الذکر نہیں ہو سکتا۔ اور اگر خدا کا گھر ہے تو آج سے آپ لوگوں میں سے کوئی شخص ایک ساعت کے لئے بھی یہ خیال نہ کرے کہ یہ ان کی ہے جس وقت میں نے دو رکعتیں پڑھ کر اس کا افتتاح کیا اس کے بعد اب کسی کو یہ حق نہیں کہ اسے اپنی قرار دے۔ اور کسی کو اس میں عبادت کرنے سے روکے۔ حتیٰ کہ اگر کوئی شخص ایک ہندو یا عیسائی کو بھی روکے گا تو وہ خدا کا فوجداری مجرم ہوگا۔

شذرات

فلسطینیوں کی ملک بدری

اقوام متحدہ کی سیکورٹی کونسل نے جمعہ کی شام اپنے اجلاس میں چار سو فلسطینیوں کی لبنان ملک بدری جس کا حال ہی میں اسرائیل نے حکم دیا ہے۔ کی مذمت کی ہے اور اسرائیل سے اس بات کا مطالبہ کیا ہے کہ وہ ان لوگوں کو واپس لائے۔ سیکورٹی کونسل جس کے ارکان کی تعداد پندرہ ہے نے سیکرٹری جنرل بطرس غالی سے کہا ہے کہ وہ اس بات پر غور کریں کہ وہ اپنا ایک نمائندہ اسرائیل بھیجیں تاکہ اس معاملے میں جو پیش رفت ہو اس کا علم ہوتا رہے سیکورٹی کونسل نے اپنے اس اجلاس میں اس بات کی بھی پھر توثیق کی کہ فلسطینیوں کے تمام علاقوں پر جو اب اسرائیل کے قبضے میں ہیں اور جو ۱۹۶۷ء کی عرب اسرائیل جنگ میں اسرائیل نے ہتھیا لئے تھے۔ چوتھی جنیوا کنونشن کی تمام شقیں لاگو ہوتی ہیں۔ لبنان کے اقتدار کی حفاظت کا بھی ذکر کیا گیا اور کہا گیا کہ اس نے اپنی سرحدیں بند کر لی ہیں تاکہ ملک بدر کئے گئے فلسطینی اس میں داخل نہ ہو سکیں۔ لبنانی سفیر نے اس بات پر زور دیا ہے کہ کونسل کو کوئی عملی اقدامات کرنے چاہئیں جن کی وجہ سے اسرائیل آئندہ فلسطینیوں کو ملک بدر نہ کر سکے۔

روس میں خلفشار

روس کے صدر بورس یلسن چین کے دورے پر گئے ہوئے تھے۔ تو انہیں اس بات کا پتہ چلا کہ ان کی عدم موجودگی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے بعض لوگ، انکی حکومت میں خلفشار پیدا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اور اس طرح ان کی اصلاحات کی سکیموں کو سبوتاژ کرنے کیلئے ہر ممکن حربہ استعمال کر رہے ہیں چنانچہ بورس یلسن نے اپنا چین کے دورے کا دورانیہ کم کر کے واپس روس جانا ضروری سمجھا۔ واپس آنے سے پہلے انہوں نے کہا کہ ماسٹر کا کام یہ ہے کہ وہ انتظام کو پوری طرح سنبھالے اور امن و امان قائم رکھے۔ جس کا مطلب یہ تھا کہ سب کچھ ان کی عدم موجودگی کی وجہ سے کیا جا رہا ہے۔ اسلئے لازم ہے کہ وہ جلد از جلد واپس اپنے ملک پہنچیں۔ جب وہ ماسکو کے ہوائی اڈے پر اترے تو ان

باقی ص۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین الملکی حالات، واقعات، شخصیات ـــ لون سین

پاکستانی نمائندے اور بطروس غالی

بتایا گیا ہے کہ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل بطروس غالی نے اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ بھارت پر عالمی دباؤ قائم رکھنا چاہیئے تاکہ وہ اس بات کی یقین دہانی کرائے کہ اجودھیا میں بابری مسجد کو جلد از جلد تعمیر کیا جائے گا۔ اور وہ اس سلسلے میں عملی اقدام اٹھائے۔ بطروس غالی کی بھارت کے سفیر چِن مایا گارے سے منگل کے روز ملاقات ہوئی تو اقوام متحدہ کے سربراہ نے اس بات پر زور دیا کہ بھارت کو فوری طور پر مسجد کی تعمیر شروع کر دینی چاہیئے۔ اور اس کے ساتھ ہی ہندو اور مسلمانوں کے آپس میں گفت و شنید ہونی چاہیئے تاکہ مزید خون ریزی کو روکا جا سکے۔ پاکستانی وفد برائے اقوام متحدہ کے سربراہ شریف الدین پیرزادہ نے سیکرٹری جنرل بطروس غالی سے سوموار کے روز ملاقات کر کے انہیں بابری مسجد کے متعلق پاکستان کے مؤقف سے آگاہ کیا اور اسی طرح آپ نے کشمیر کے مسائل بھی پیش کئے۔ اس ملاقات میں آپ کے ساتھ جمشید مارکر جو اقوام متحدہ میں پاکستان کے سفیر ہیں وہ بھی موجود تھے۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ پاکستان کی حکومت نے بھارت کے سفیر کے اس بیان کو غیر تسلی بخش کہا ہے اور اس سے اختلاف رائے کا اظہار کیا ہے کہ بھارت کی مرکزی حکومت بابری مسجد کے گرائے جانے کی ذمہ دار نہیں ہے بلکہ یہ ذمہ داری صوبائی حکومت کی تھی۔ جس نے مسجد کے گرائے جانے کی اجازت دی۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کو پاکستان کے اس فیصلے سے آگاہ کیا گیا کہ جو مندر پاکستان میں منہدم کئے گئے ہیں یعنی ان مظاہروں کے دوران جو بابری مسجد کے گرائے جانے کے بعد پاکستان میں وقوع پذیر ہوئے ان تمام مندروں کو جلد از جلد دوبارہ تعمیر کیا جائے گا اور جو لوگ کسی بھی طرح اس سے متاثر ہوئے ہیں انہیں معاوضہ ادا کیا جائے گا۔ اس میٹنگ کے دوران کشمیر اور بوسنیا ہرزے گووینا کے مسائل پر بھی گفت و شنید ہوئی۔ کہا جاتا ہے کہ بطروس غالی نے پاکستانی حکومت کا اس بات کے لئے شکریہ ادا کیا کہ اس نے صومالیہ اپنی فوجیں بھیجنے پر رضامندی ظاہر کرتے ہوئے وہاں فی الواقعہ اپنی فوجیں بھیج دیں۔ اور یہ بھی کہا کہ یہ پہلی ریاست ہے جس نے ان کی اپیل پر عالمی برادری کی مدد کے لئے اور عالمی برادری کے نظام کے قیام اور اس کے مستحکم بنانے کے لئے یہ اقدام کیا ہے۔ جہاں تک صومالیہ کا تعلق ہے وہاں آپس کے جھگڑوں کی وجہ سے ملک۔ بیماری اور بھوک کا شکار ہو چکا ہے۔

برما میں تحقیقات

اقوام متحدہ کو مسلسل یہ رپورٹیں مل رہی تھیں کہ برما میں انسانی حقوق کی پامالی ہو رہی ہے۔ چنانچہ اقوام متحدہ نے ایک شخص کو تحقیقات کے لئے وہاں بھیجا۔ لیکن انہوں نے وہاں سے یو این او کو یہ رپورٹ بھجوائی کہ ان کے کام میں روڑے اٹکائے جا رہے ہیں۔ انہیں ان لوگوں سے ملنے نہیں دیا جاتا جنہیں باغی کہہ کر حراست میں لیا گیا ہے۔ اور ان کو بعض علاقوں میں بھی جانے کی اجازت نہیں دی جاتی۔ انہوں نے کہا ہے کہ بہت سے لوگ ان سے ملنا چاہتے ہیں۔ لیکن نہیں مل سکتے وہ نوبل انعام لینے والی آنگ سانگ سو کی سے بھی ملنا چاہتے تھے لیکن وہ اپنے گھر میں نظر بند ہیں اور ان سے ملنے نہیں دیا گیا۔ انہوں نے یہ بھی بتایا ہے کہ ان کا دورہ ختم ہونے سے دو دن پہلے دو افراد حراست میں ہلاک ہو گئے۔ کہا جاتا ہے کہ ان لوگوں پر الزام یہ تھا کہ یہ باغی ہیں۔ یوکوٹا نے برمی حکومت کو لکھا کہ انہیں کام کرنے دیا جائے اور ان کی راہ میں جو روڑے اٹکائے جا رہے ہیں وہ دور کئے جائیں انہوں نے کہا کہ مجھے لوگوں سے رابطہ پیدا کرنے کا موقعہ نہیں مل رہا۔ میں سیاسی راہنماؤں سے گفت و شنید نہیں کر سکتا اور بہت سے لوگ جو اس بات سے خائف ہیں کہ انہیں باغی کہہ دیا جائے گا۔ اور بہت سے ایسے لوگ جنہیں پہلے ہی باغی کہا جا چکا ہے ان سے ملنے کی خواہش رکھتے ہیں۔ لیکن ان میں سے کسی کو بھی ملنے نہیں دیا جاتا اور اگر ان لوگوں سے ملاقات نہ کی جا سکے تو یقیناً اقوام متحدہ کی خواہش کے مطابق تحقیقات نہیں کی جا سکتی۔ انہوں نے اپنے خط میں مارچ ۱۹۹۲ء کے انسانی حقوق کے ریزولیوشن کا بھی حوالہ دیا۔ جسمیں کہا گیا تھا کہ گواہی دینے والوں کو ڈرایا دھمکایا نہ جائے اور ان کی راہ میں روڑے نہ اٹکائے جائیں اس پر ریزولیوشن میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ حکومت لوگوں کے جان و مال کی حفاظت کی ذمہ داری ہے۔ ان باتوں کا حوالہ دیتے ہوئے مسٹر یوکوٹو نے حکومت سے کہا وہ انہیں تحقیقات کرنے کے مواقع بہم پہنچائیں لیکن بہرحال ابھی تک وہ اپنی تسلی کے مطابق ایسا نہیں کر سکے۔

عراق میں تحقیقات

گذشتہ دنوں اقوام متحدہ نے جن لوگوں کو عراق کے فوجی راز معلوم کرنے کیلئے اور اسکے باقی ماندہ اسلحہ کو تباہ کرنے کے لئے بھیجا تھا۔ انہوں نے کہا ہے کہ وہ اپنا کام پوری طرح نہیں کر سکے۔ اور ان کا خیال ہے کہ مستقبل قریب میں جو پابندیاں عراق پر لگی ہوئی ہیں ان کے ہٹانے کا کوئی امکان نہیں۔ جب گذشتہ روز جنرل عامر رشید کے ساتھ ان لوگوں نے ملاقات کی تو جنرل عامر رشید کے متعلق یہ الفاظ منسوب کئے جاتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ کوئی عراقی جو کسی قسم کی بھی ٹیکنیکل بات کے متعلق اقوام متحدہ کے تحقیقاتی کمیشن کو معلومات بہم پہنچائے گا۔ اسکی کمر توڑ کر رکھ دی جائے گی۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ عراقی حکومت نہیں چاہتی کہ اقوام متحدہ کی مرضی کے مطابق اسکے ساتھ تعاون کیا جائے۔ تجزیہ نگاروں کا خیال ہے کہ عراق میں اتنی دفعہ تحقیقاتی کمیشن بھیجا جا چکا ہے کہ اب وہاں کے لوگ تنگ آ گئے ہیں۔ اور حکومت انہیں اس بات کی تلقین کر رہی ہے کہ وہ عراق کے متعلق کوئی بات بھی ان لوگوں کو نہ بتائیں اور چونکہ ایسے کمیشن لوگوں سے گفت و شنید کر کے ہی اپنا کام کر سکتے ہیں۔ اسلئے کہا جا سکتا ہے کہ اقوام متحدہ کا یہ کمیشن اپنا کام نہیں مکمل کر سکے گا اور اپنے اسی غصہ کے اظہار کے لئے انہوں نے یہ کہا ہے کہ عراق پر جو پابندیاں لگائی گئی ہیں وہ مستقبل قریب میں اٹھائے جانے کا امکان نہیں ہے گذشتہ دنوں عراقی سفیر نے اقوام متحدہ سے اپیل کی تھی کہ ان پابندیوں کو اٹھا لیا جائے یا کم از کم نرم کر دیا جائے۔ لیکن اس کی آواز صدا بصحرا ثابت ہوئی۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ساری دنیا کو امن عطا کرے۔ اسلامی دنیا کو خاص طور پر ذہن میں رکھیں۔ بوسنیا کے مسلمان بہت مشکل زندگی گزار رہے ہیں۔ ـــ (ادارہ)

ایک خط
(فرنٹیئر پوسٹ کے نام)

لاہور ہائی کورٹ بار ایسوسی ایشن نے حال ہی میں اپنی صد سالہ تقریب منائی۔ ان تقاریب کے مختلف حصوں میں بہت سے لوگ شامل ہوئے۔ یہ لوگ جو مختلف مکاتب فکر سے تعلق رکھتے ہیں۔ وزیر اعظم محمد نواز شریف اور حزب اختلاف کی لیڈر مس بینظیر بھٹو کو بھی مدعو کیا گیا تھا۔ کہ وہ ان تقاریب میں شرکت کریں۔ لیکن وزیر اعظم اپنی دیگر مصروفیات کی بنا پر شامل نہ ہو سکے۔ جب مس بے نظیر بھٹو شرکت کے لئے آئیں تاکہ وہ اس تقریب کی صدارت کریں تو چیف جسٹس آف پاکستان مسٹر جسٹس ایم افضل ظلہ نے ان کا استقبال کیا۔ پاکستان بار کونسل استحقاق کمیٹی نے ایک ریزولیوشن پاس کیا ہے۔ جس میں اس کمیٹی نے مسٹر جسٹس ظلہ پر تنقید کی ہے کہ انہوں نے آنریبل نمائندہ خصوصی کی پذیرائی کی۔ اس ریزولیوشن میں کوئی خاص وجہ نہیں پیش کی گئی۔ ہم تو اس تنقید کو سمجھنے سے قاصر ہیں۔ اگر وزیر اعظم اس تقریب میں شرکت کرتے تو انہیں بھی پورے پروٹوکول کے ساتھ اور باعزت طریق پر چیف جسٹس صاحب خوش آمدید کہتے۔ میرے خیال میں معزز چیف جسٹس کا چیف گیسٹ سے یہ سلوک (یعنی حزب اختلاف کی لیڈر سے) قابل تعریف ہے۔ اس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ وہ حکومت کی پارٹی اور اپوزیشن کو برابر سمجھتے ہیں۔ یہ ریزولیوشن منظور کئے جانے سے پہلے کمیٹی کو چاہیئے تھا کہ وہ عدالتی قوانین اور اسکے کردار کو تاریخ کے آئینے دیکھ لیتی۔ متعدد مواقع پر ہائی کورٹ اور سپریم کورٹ کے ججوں نے ایسی تقاریب میں حصہ لیا ہے۔ چیف جسٹس (ریٹائرڈ) انوار الحق۔ چیف جسٹس (ریٹائرڈ) یعقوب علی خان نے کئی سماجی تقاریب میں شرکت کی۔ جسٹس سردار اقبال نے گورنر ہاؤس میں تقاریب میں ایک سے زیادہ دفعہ حصہ لیا۔ اسی طرح سابق وزیر اعظم بھٹو کو چیف جسٹس (ریٹائرڈ) مسٹر جسٹس حمود الرحمٰن نے خوش آمدید کہا تھا۔ یہ جیوڈیسٹ کانفرنسوں کی بات ہے۔ مندرجہ بالا ریکارڈ دیکھتے ہوئے کمیٹی کو چاہیئے کہ وہ اپنے ریزولیوشن پر نظر ثانی کرے اور چیف جسٹس کے فیصلے کو پذیرائی دے (یہ خط مکرم اے حئی چغتائی لاہور نے فرنٹیئر پوسٹ کو لکھا اور اس اخبار کے ۳۰ نومبر ۱۹۹۲ء کے شمارے میں شائع ہوا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اقبال احمد نجم

سفرہائے پاراگوئے

۱۹۸۵ء میں جب برازیل گیا تو میرے پاس تین ماہ کا ٹورسٹ ویزا تھا۔ ایک دفعہ تو ملک کے اندر ہی تجدید ہو گئی مگر اس کے بعد ہر دفعہ قریبی ملک پاراگوائے جا کر مزید ویزا لینا پڑتا تھا۔ کہنے کو تو یہ قریب ترین ملک تھا مگر یہ بھی ریو دے جنیرو" شہر سے ۲ ۱/۲ ہزار کلو میٹر کے قریب تھا۔ وہاں سفر بسوں پر ہوتے ہیں، پاراگوائے کے سرحدی شہر "اسٹاسنر" پہنچنے میں دو راتیں اور ایک دن صرف ہوتا تھا۔ وہاں سے آگے ۵۰۰ کلو میٹر دار السلطنت "اسنسیون" تک تھا۔ اور وہاں تک پہنچتے پہنچتے اچھا خاصا حشر ہو جاتا تھا۔ یہ شہر چھوٹا سا اور سادہ سا ہے۔ شائد دنیا کے تمام ممالک کے پایہ تخت اس سے مہنگے ہوں گے۔ اور یہ ان میں سستا ترین ہے۔

مجھے یہاں ایک کورین نوجوان کی سرائے ٹھہرنے کے لئے اچھی لگی۔ مجھے اتوار کے علاوہ سب دنوں میں کھانا بھی یہاں سے مل جاتا تھا۔ زیادہ اچھی غذا آسنسیون دریا کی تازہ مچھلی تھی۔ اتوار کے دن صرف میرے لئے یہ کھانا گھر میں بنواتے تھے۔ کورین کھانوں میں مولی مرچ کی چٹنی جسے یہ "کمچی" کہتے ہیں۔ اور "سی فوڈ" ہوتی ہے۔ مجھے پسند آئے یا نہ میں ان کا دل رکھنے کے لئے ضرور تھوڑا سا کھاتا تھا۔ ملک سے دور بعض اوقات ایک براعظم سے ہونے کا تصور بھی راحت بخش ہوتا ہے۔ پاکستان اور کوریا کا کتنا فاصلہ ہے! مگر جب بھی میں ان کو ملتا وہ کہتے "تم بھی ایشین میں بھی ایشین" اور میرے گلے لگ جاتے اور جھک جھک کر اپنے طریق کے مطابق سلام کرتے تھے کیونکہ بدھسٹ میں کچھ ایسا ہی طریق ہے احترام کا۔

چند دن کے بعد سنا کہ شہر میں ایک انڈین ہوٹل بھی ہے۔ ڈھونڈتے ڈھونڈتے جا پہنچا۔ وہاں دو پنجابی جوان براجمان تھے۔ بڑے تپاک سے خیر مقدم کیا۔ معلوم ہوا کہ زیرہ ضلع فیروز پور کے رہنے والے ہیں نام ان کے جرنیل سنگھ اور کرنیل سنگھ تھے۔ ویسے سکھ ہونے کی کوئی ظاہری علامات تو نظر نہیں آئیں۔ کھانے کا وقت تھا۔ میرے لئے انہوں نے کھانا تیار کیا سب نے اکٹھے مل کر کھایا۔ میں رخصت ہونے لگا تو قیمت ادا کرنا چاہی تو انہوں نے رقم لینے سے انکار کر دیا۔ اب میرے لئے بڑی مشکل پیدا ہو گئی۔ میں نے اصرار کیا تو بڑے بھائی جرنیل سنگھ نے کہا۔ "بھائی جی کوئی گل نہیں اسی دی پنجاب دے تسی وی پنجاب دے او ساڈے ولوں تحفہ سمجھ لو" اور مزید کہنے لگے کہ ہمارا باورچی خانہ حاضر ہے۔ جب کچھ پکا کر کھانے کی خواہش ہو تشریف لائیں اور بے شک خود تیار کر کے فائدہ اٹھائیں۔ یہ سہولت میرے لئے بہت مفید ثابت ہوئی۔ مرغی۔ مچھلی اور گوشت اس شہر میں بہت سستا تھا کبھی کبھی میں لے جاتا اور وہاں ان کے باورچی خانہ میں تیار کر کے ہم سب اکٹھے تناول کرتے۔ پاراگوائے میں سبزیاں اور پھل یا برازیل سے آتے ہیں یا ارجنٹائن سے جب بھی میں آتا تھا کورین دوست اور ان پنجابی دوستوں کے لئے ساتھ کافی اور پھل مثلاً انناس۔ پپیتا۔ سیب یا آم وغیرہ لاتا تھا جس پر ان کی مسرت دیکھنے والی ہوتی تھی۔ جس کی وجہ سے مجھے بھی بہت خوشی پہنچتی تھی۔ پنجاب سے دور آموں کا مل جانا تو ایک غنیمت تھی۔ اور کورین بچوں کا جھک جھک کر شکریہ کہنے کا انداز بہت بھلا لگتا تھا۔

جرنیل سنگھ صاحب کی اہلیہ انتونیا ارجنٹائن کی تھیں ان کی زبان سپینش تھی۔ پاراگوائے میں بھی سپینش بولی جاتی تھی۔ اور ان دونوں بھائیوں کو زبان معمولی آتی تھی۔ تمام کاروبار اور لین دین انتونیا کے ہاتھ میں تھا۔ ایک دفعہ میں حسب معمول پاراگوائے آیا اور انہیں ملنے گیا تو ان کے چہرے اترے اترے بے نور سے پائے۔ اور طبیعت بجھی بجھی سی لگی۔ میں حیران بھی ہوا اور پریشان بھی کہ بہت پوچھنے کے باوجود بھی کچھ بتلاتے نہ تھے۔ اور خاموشی سے آنکھوں میں آنسو لا کر رہ جاتے تھے۔ میری پریشانی میں اور اضافہ ہو گیا۔ میں نے گردوپیش کا جائزہ لیا۔ انتونیا مجھے کہیں نظر نہ آئی میں نے پوچھا انتونیا کہاں ہے؟ آخر بول پڑے کہ "بھائی جی اسی اولوں لکایا ہویا اے" میں نے وجہ معلوم کی تو انہوں نے بتایا کہ انتونیا نے ہوٹل میں کام کرنے والی ایک لڑکی کو تھپڑ مار دیا تھا۔ کیونکہ اس سے کچھ نقصان ہوا تھا اس نے جا کر پولیس میں رپورٹ درج کرا دی اور ۱۰/۱۵ دن سے پولیس انتونیا کو ڈھونڈتی پھر رہی تھی۔ اور انہوں نے اپنی عزت کا مسئلہ بناتے ہوئے اسے کسی نامعلوم جگہ پر چھپا دیا تھا۔ اس وقت جنرل اسٹاسنر کی حکومت تھی۔ اور بڑی سختی تھی۔ اگر انتونیا خود جا کر اقبال جرم کر لیتی تو زیادہ سے زیادہ کچھ جرمانہ ہو جاتا مگر اب تو ایک مجرم کو چھپایا گیا تھا اور یہ اور بھی بڑا جرم تھا۔ دونوں بھائیوں کو بہت سمجھایا کہ چلو پولیس سے بات کرتے ہیں مگر وہ جانے کے لئے بالکل تیار نہ تھے اور پولیس بک مکا ان کے ساتھ کرنا نہیں چاہتی تھی ورنہ یہ تو تیار تھے میں ان لوگوں کے مسئلے کا کوئی حل بھی نکالنا چاہتا تھا۔ ایک دم مجھے خیال آیا کہ ارجنٹائن کے سفیر صاحب سے ملا جائے۔ چند دن قبل ہی میرا ان سے تعارف ایک تقریب میں ہوا تھا۔ اور میں نے ان کو بہت ہمدرد انسان پایا تھا۔ آخر میں جرنیل سنگھ صاحب کو ساتھ لے کر ان کے پاس گیا۔ فوراً ہی بلا لیا میں نے انہیں ساری بات بتائی کہ انتونیا ارجنٹائن کی ہے اور اس طرح مشکل میں پھنس گئی ہے آپ مدد فرماویں۔ انہوں نے اسی وقت پولیس کے بڑے افسر کو فون کیا جواباً انہوں نے بتایا کہ معمولی بات تھی لیکن اس کے غائب ہونے کی وجہ سے مسئلہ بن گیا۔ ۱۰ دن ڈھونڈنے کے بعد معاملہ مجسٹریٹ صاحب کے پاس پیش کر دیا گیا اب یہ معاملہ پولیس کے ہاتھ میں نہیں ہے۔ چنانچہ سفیر صاحب نے مجسٹریٹ صاحب کو فون کیا۔ کہنے لگے میں تو انتونیا کے لئے ۱۵ دن کی قید سزا کے طور پر لکھ چکا ہوں۔ سپینی محاورہ انہوں نے بولا کہ "ہاتھ سے لکھا ہوا کہنی سے تو مٹایا نہیں جاتا" انتونیا صاحبہ پیش ہو جائیں وکیل کر کے میں ایک آدھ دن میں ہی جیل سے رہا کر دوں گا۔ چنانچہ وکیل کرنے اور وکیل کو کیس سمجھانے میں بھی میں نے ان کی مدد کی۔ انتونیا کو بھی جا کر ایک دور کے محلہ میں ملے۔ اس کو ہنستا ہوا پایا اور ان دونوں بھائیوں کی جان نکلے جا رہی تھی۔ خیر انہیں سمجھا بجھا کر بڑی دقت کے بعد انتونیا کو جیل میں چھوڑ دیا گیا۔ حسب وعدہ وکیل کے پیش ہوتے ہی معاملہ رفع دفع ہو گیا۔ اور انتونیا صاحبہ گھر آ گئیں اور جرنیل سنگھ کے چہرے پر رونق آ گئی اور لٹی ہوئی طبیعت ہشاش بشاش ہو گئی۔ ان کے چہرے پر غم کے سائے لہراتے بھی دیکھے تھے۔ اور اب خوشی کے مارے ان کا پیر ٹک نہیں رہا تھا۔ انسان بھی کتنا عجیب ہے اس کی نیچر بھی کیا خوب ہے پل میں تولہ پل میں ماشہ۔ بعض اوقات اپنی سادگی اور کم علمی کی وجہ سے خود ہی اپنے لئے مسائل پیدا کر لیتا ہے۔ اور اپنے دل کے ہاتھوں تکلیف سہتا ہے۔ اور جب قادر مطلق کشائش اور مخلصی کے سامان پیدا کرتا ہے تو سب کچھ بھول کر اسباب کی پرستش شروع کر دیتا ہے۔ چنانچہ میں نے واپس برازیل جانا تھا۔ اور یہ دونوں میاں بیوی بہت مشکور و ممنون ہو رہے تھے میں نے انہیں سمجھایا کہ رب کا شکریہ ادا کرو اور اسی کی طرف توجہ کرو۔ انسان تو ایک عاجز و ناچیز شے ہے۔ میں اس دوران اس واقعہ سے کافی متاثر ہوا اور مجھے مخلوق خدا کے کام آنے کی بھی توفیق ملی اور بڑا لطف آیا پھر یہ لوگ پاراگوائے سے امریکہ چلے گئے اور رابطہ منقطع ہو گیا لیکن ان لوگوں کی باتیں یاد ہیں۔ انتونیا کا بھائی میرا پہلا پھل اس ملک میں ثابت ہوا۔ اور یہ چند ہم خیال بھی اکٹھے ہو گئے۔ پاراگوئے کے لوگ بڑے سادہ اور مخلص ہیں۔ یہ ملک چراگاہوں پر مشتمل ہے۔ جانور پالتے ہیں۔ کورین۔ چینی اور جاپانی لوگ زراعت بھی کرتے ہیں۔ جنرل اسٹاسنر صاحب نے برازیل کے بارڈر پر اور ارجنٹائن کے بارڈر پر دو شہر بسائے تھے۔ اور ٹیکس فری زون بنائے تھے جس کی وجہ سے یہ دو شہر تجارتی مرکز بن گئے۔ روزانہ ہزاروں برازیلی اور ارجنٹائینی لوگ شاپنگ کرنے آتے تھے اور الیکٹرانک کی چیزیں اور دیگر اشیاء خرید کر لے جاتے تھے۔ اس طرح ہندوؤں۔ عربوں۔ کورین۔ جاپانی اور چینی لوگوں کی دکانوں پر کام کرنے والے پاراگوائے کے باشندے اپنی روزی کماتے ہیں۔ جنرل صاحب کے ۵۹ بیٹے بیٹیاں تھیں اور انہوں نے متعدد شادیاں کی ہوئی تھیں۔ آجکل ان کے ایک داماد نے ان سے حکومت لے لی ہوئی ہے۔ عجیب بات ہے کہ جنرل صاحب عقیدۃً رومن کیتھولک کے حامی تھے یہاں تک کہ پروٹسٹنٹ تک کو ملک سے باہر نکال دیا گیا تھا

باقی صـ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فرقہ بندی کی بنیاد پر شناخت

نورالدین منیر

شناختی کارڈ میں مذہبی خانہ کے اجراء کے متعلق پہلے ہی بہت کچھ لکھا جا چکا ہے۔ مسیحی فرقہ نے بجا طور پر اس کو پاکستانی شہریوں کو فرقوں میں تقسیم کرنے کی کوشش قرار دیا ہے۔ اور اسی وجہ سے اس کی مذمت کی ہے۔ اس کوشش کے حامیوں نے یہ کہہ کر کہ یہ سب کچھ صرف احمدیوں کے لئے کیا جا رہا ہے (جس کا مطلب واضح طور پر یہ ہے کہ ان کو تنگ اور زچ کرنے کے لئے) مسیحی فرقہ کے لوگوں کو اس بہانے سے ٹھنڈا کرنے کی کوشش کی ہے۔ لیکن اس فریب اور چالاکی سے کون دھوکا کھا سکتا ہے۔ کیونکہ کیا کہا جا سکتا ہے کہ کب یہ ظلم و ستم کا چکر احمدیوں کے علاوہ کسی دوسری اقلیتی جماعت کو پیسنا شروع نہیں کر دے گا۔

اس کے علاوہ یہ تمام عمل بانی پاکستان قائداعظم کے خیالات کے بالکل برعکس ہے وہ تو ناروا داری کے سب سے بڑے مخالف تھے کیا انہوں نے زور دار الفاظ میں یہ نہیں کہا تھا کہ پاکستان کو مذہبی حکومت نہیں بننے دیا جائے گا۔ اور مسٹر جوگندر ناتھ منڈل کو پہلی دستور ساز اسمبلی کا صدر بنا کر اس بات کو واضح کہہ دیا تھا کہ پاکستان کے تمام باشندوں کے حقوق ایک جیسے ہیں۔ قطع نظر اس بات کے کہ وہ کس مذہب سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا ۱۱ اگست ۱۹۴۷ء کا اعلان بھی انہی جذبات کا حامل ہے اس لئے اس شناختی کارڈ کے فیصلے کے خلاف تحریک جاری رہنی چاہیئے۔ حتی کہ اس کو واپس لے لیا جائے۔

سترھویں صدی میں عیسائی پادریوں کا بھی یہی رویہ تھا۔ وہ پہلے کسی شخص کو کافر قرار دیتے اور پھر اس کو زندہ جلا دیتے۔ مشہور سائنس دان گلیلو اس اذیت ناک موت سے محض اس لئے بچ سکا کہ وہ اپنی دریافت کہ زمین سورج کے گرد گھومتی ہے سے خود ہی منحرف ہو گیا۔ آج تین صدیاں گذرنے کے بعد ویٹیکن نے اس کو ان اعتراضات سے بری کر دیا ہے۔ جو اس وقت کی روم کی مذہبی عدالت نے اس پر لگائے تھے۔ موجودہ پوپ نے اس فیصلے کی مذمت کی ہے۔ اور اس کو سچائی کی تلاش کے خلاف غیر استدلالی عقیدے کی رکاوٹ سے موسوم کیا ہے۔

لیکن چرچ کے اس جبر کا صرف یہ نتیجہ نکلا کہ عیسائی عوام نے یہ فیصلہ دے دیا کہ آئندہ مذہب کا حکومت کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہوگا۔ آج اس قسم کے متعصب ملّا پاکستان میں وہی کھیل کھیل رہے ہیں۔

حیران کن بات یہ ہے کہ اس قسم کے دقیانوسی خیالات رکھنے والے ملّا یہ دعوے کرتے ہیں کہ وہ پاکستان کو ویلفیئر سٹیٹ بنا دیں گے۔ وہ یہ بھول جاتے ہیں کہ ویلفیئر سٹیٹ بنانے کے لئے سب سے پہلے یہ اصول ماننا پڑے گا کہ سب شہریوں کے حقوق یکساں ہیں۔

ان لوگوں کا یہ دعوے بھی بالکل غلط ہے کہ قائداعظم پاکستان کو ایک ایسا ملک بنانا چاہتے تھے جس میں ان ملاؤں کے متشدد اسلام کو رواج دیا جائے گا جبکہ انہوں نے مذہبی حکومت کے خیال کو بالکل رد کر دیا گیا۔ قائداعظم تو قرآن مجید میں بیان کئے گئے انسان دوست مذہب اسلام کے قائل تھے۔ نہ کہ اس گمراہ کن مذہب کے جو یہ ملّا پیش کرتے ہیں۔

یہ ایک نہایت ہی افسوسناک امر ہے کہ جب کہ مغربی ملکوں کے لوگ ایسی حالت میں ۲۱ ویں صدی میں داخل ہو رہے ہوں گے کہ ان میں علم ہم آہنگی اور مساوات کے نظریات کو بڑھانے کا ایک مضبوط عزم اور جذبہ ہو گا پاکستانی سوسائٹی کے کچھ لوگ سترھویں صدی کی تاریک فضاء میں لت پت گزر رہے ہوں گے

Sectarianising identity

MUCH has already been written for and against the above subject. The Christian community has justly condemned it as a bid to divide the Pakistani citizens into castes. Its protagonists have vainly tried to soothe them with the excuse that its aim is to identify Ahmadis (obviously to persecute them) and that Christians would not come to any harm. But none can be beguiled with this ruse, for who can say that the wheel of persecution will not grind one day any other community at the whims of its perpetrators.

Moreover, this move is diametrically opposed to the precepts and practice of the Quaid-i-Azam, who carved out this state. He abhorred intolerance. Did he not categorically reject the idea of making Pakistan a theocratic state! Rather by installing Mr Jogindar Nath Mandal as the President of the first session (only) of the Constituent Assembly, he practically demonstrated that Pakistani citizens must have equal rights, no matter to what religion they belong. His own address of August 11, 1947 emphatically affirms the same sentiments. Therefore the campaign against this decision must continue until it is rescinded.

It is a sad story that a section of Pakistani society sticks to an intolerant attitude in dealing with some religious denominations. We find that the same was the attitude of clerics in the 17th century. They would at first dub a person as heretic and then burn him on the stakes. Galilio escaped from this ignominious end only by recanting and cursing his discovery that earth revolved around the sun and not vice versa. After three centuries the Vatican has now absolved him from the strictures imposed on him by the then Roman Inquisition. The present Pope has denounced the former decision as 'dogmatic obscurantism opposed to the true search for truth'. (*Dawn*, 2.11.92) Ghalib portrays the poignancy in such a situation in his finely touching couplet:

Ki Mairay Qatal Kay Baad Us Nay Jafa Say Tauba

Haaiy Us Zood Pasheman Ka Pasheman Hona.

But what was the consequence of such suppression by the Church? When the Christian masses got education in science and philosophy they ruled that religion would have nothing to do with the business of the state. Some obscurantist Mullahs, with their wrong interpretation of Islam are playing the same game in Pakistan.

It is all the more amazing that despite clinging to such discriminatory and intolerant ideas some Mullahs are shouting from house tops that they will make Pakistan a welfare state. They forget that the first requisite of such a state is recognition of equal rights for all its citizens.

Similarly, they are wrong in alleging that the Quaid-i-Azam wanted to make Pakistan a state in which their illiberal vision of Islam would prevail. He had rejected the idea of theocracy outright. He stood for universally humanitarian and egalitarian Islam as enunciated in the Holy Quran and not the Islam as interpreted by some misguided Mullahs.

It is highly deplorable that while some Western peoples will enter the 21st century with firm resolve to expand further their horizon of knowledge and to promote social equality and harmony, some segments of Pakistani society will remain wallowing in the dark Ages of the 17th century.

NUR-UD-DIN MUNEER
Karachi

آپ کا خط ملا

مکرمہ جمیلہ بشریٰ طاہر صاحبہ کراچی سے لکھتی ہیں:

مکرم ایڈیٹر صاحب

میں نے دس گیارہ سال نائیجیریا میں تعلیم حاصل کی اور کسی قدر انگریزی زبان میں لکھنے کی مہارت پیدا ہو گئی۔ چنانچہ میرے انگریزی زبان میں لکھے ہوئے مضامین مختلف اخبارات اور رسالوں میں شائع ہوتے رہے جماعت کے ہفتہ وار اخبار ٹروتھ میں بچوں کا کالم لکھتی رہی۔ وہاں سے واپس آکر ربوہ میں تعلیم مکمل کی۔ لیکن کبھی مضامین لکھنے کا موقع نہ ملا۔ الفضل کا باقاعدگی سے مطالعہ کرنے پر کئی دفعہ بعض مضامین کے متعلق اظہار خیال کا ارادہ کرتی رہی لیکن گھر کی مصروفیات میں موقع ہی نہیں ملتا۔ گذشتہ دنوں الفضل میں سعیدہ احسن صاحبہ اور امۃ الرشید شوکت صاحبہ کے مضامین پڑھے تو انکی شگفتگی بہت پسند آئی۔ میرا بھی جی چاہا کہ میں ضرور بالضرور الفضل میں اپنے خیالات کا اظہار کروں۔ بعض اوقات لکھنے کا ارادہ کرتی ہوں تو گھر کا کوئی کام ایسا آپڑتا ہے کہ لکھنے کا موقع ہی نہیں ملتا۔ یہاں گھر کے کام کاج کے علاوہ بچوں کو سکول لے جانا اور واپس لانا بھی خاصی مشکل ذمہ داری ہے اور پھر بچوں کی تعلیم میں مدد دینے کے لئے بھی بہت کچھ کرنا پڑتا ہے۔ بہرحال میں نے پکا ارادہ کر لیا ہے کہ الفضل میں اپنے خیالات کا اظہار کر کے ثواب کا موقعہ حاصل کروں گی۔ الفضل میں لکھنا بھی جماعت کی ایک قسم کی خدمت ہی ہے نا اور جماعت کی خدمت ثواب کا باعث ہے۔ دعا کریں کہ میں اور مجھ جیسی دیگر بہنیں اس خدمت کو کما حقہ ادا کر سکیں۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواستِ دُعا

○ مکرم شیخ محمد علی صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ فاروق آباد عرصہ دو سال سے مختلف امراض سے بیمار ہیں۔ گھٹنوں اور بازؤوں میں درد ہے۔ ان کی اہلیہ غلام فاطمہ صاحبہ سابق صدر لجنہ کی دائیں کولہے کی ہڈی ٹوٹ گئی۔ اپریشن کیا گیا ابھی بہت تکلیف ہے۔

○ مکرم راجہ احمد خانصاحب راجہ مارکیٹ ربوہ جن پر گزشتہ ہفتہ دل کا شدید دورہ پڑا تھا اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہسپتال سے فارغ ہو کر گھر آ گئے ہیں۔

○ مکرم ڈاکٹر محمد شفیع صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ پنڈی بھٹیاں چکرا کر گر پڑے ہیں۔ چوٹیں آئی ہیں۔

○ مکرم محمد عارف ملہی صاحب کی طبیعت خراب ہے رات کو دل پر کافی دباؤ ہوتا ہے۔

○ مکرم چوہدری عنایت علی صاحب اپنے لڑکے مکرم مشتاق احمد صاحب کے پاس سکاٹ لینڈ گئے تھے وہاں ان کی دائیں آنکھ کا اپریشن ہوا ہے۔

○ مکرم ڈاکٹر مبین الحق خان صاحب کلینک واقع فیصل ٹاؤن ڈی بلاک مارکیٹ لاہور سے لکھتے ہیں کہ خاکسار خدا کے فضل سے کم و بیش پانچ سال کا عرصہ فضل عمر ہسپتال میں خدمات بجا لانے کے بعد جنوری ۱۹۹۳ء کے پہلے ہفتہ میں مستقل قیام کے لئے لاہور منتقل ہو رہا ہے۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ میری یہاں کی خدمات قبول فرمائے اور لاہور جانا اور نیا کام شروع کرنا مبارک کرے۔

○ مکرمہ مبارکہ امۃ القدوس لکھتی ہیں کہ ان کی بھابی جان بیگم مکرم آغا عبدالکریم عابد صاحب آف چنیوٹ کا رسولی کا اپریشن ہوا لیکن تکلیف ابھی تک خاصی باقی ہے۔

احباب ان سب کے لئے دعا کریں۔

اعلان دارالقضاء

(نذیر احمد صاحب ترکہ مولا بخش صاحب)

○ مکرم نذیر احمد صاحب مکان نمبر ۲/۸ دارالعلوم شرقی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم مولا بخش صاحب ولد مکرم پیر بخش صاحب بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ مکان نمبر ۲/۸ محلہ دارالعلوم شرقی ان کے نام ہے۔ یہ مکان ہم تین بھائیوں کے نام منتقل کر دیا جائے جنکے نام مندرجہ ذیل ہیں۔

۱: مکرم مشتاق احمد صاحب — بیٹا
۲: 〃 بشیر احمد صاحب — 〃
۳: 〃 نذیر احمد صاحب — 〃

دیگر ورثاء کی تفصیل حسبِ ذیل ہے۔ جنہوں نے اپنے حصہ سے دستبرداری کی تحریر دی ہے۔

۱: مکرمہ غلام فاطمہ صاحبہ — بیٹی
۲: 〃 شریفاں بی بی 〃 — 〃
۳: 〃 بشیراں بی بی 〃 — 〃
۴: 〃 نذیراں بی بی 〃 — 〃
۵: فضل بی بی 〃 — بیوہ

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اس انتقال پر اگر کسی وارث یا غیر وارث کو کوئی اعتراض ہو تو عرصہ تیس ۳۰ یوم کے اندر اندر دارالقضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

(مکرم منیر الدین صاحب ترکہ مکرم نصیر الدین صاحب)

مکرم منیر الدین صاحب نعیم معرفت مکرم منصور احمد صاحب اختر صاحب چک نمبر ۲۹۴ گ۔ب سیالپور تحصیل و ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم نصیر الدین صاحب ولد کیپٹن وہاب الدین صاحب بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ مکان نمبر ۱۲/۸ محلہ دارالرحمت غربی ربوہ انکے نام ہے یہ مکان ان کے ورثاء میں مشترکہ طور پر منتقل کر دیا جائے۔ ورثاء کی تفصیل حسبِ ذیل ہے۔

۱: مکرمہ نسیم جہان صاحبہ — بیوہ
۲: مکرم منیر الدین نعیم صاحب — بیٹا
۳: 〃 سفیر الدین نعیم صاحب — 〃
۴: مکرمہ نعیمہ نیر صاحبہ — بیٹی

باقی ص۸ پر

بقیہ ص۱ سے آگے

یادگار ہے۔ اسی تعلیم کو لے کر اسلام کے خلفاء آگے بڑھے تاریخ طبری میں لکھا ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے عیسائیوں سے جو معاہدہ کیا اس میں لکھا کہ اہلِ ایلیا کو جان و مال کی آزادی دی جائے گی۔ ان کے کلیسا آزاد ہوں گے۔ ان کو اپنا دین بدلنے پر مجبور نہیں کیا جائے گا۔ مذہب کی بنیاد پر کسی کو تکلیف نہیں دی جائے گی اسی طرح حضرت عمر بن عبدالعزیز جو خلفاء راشدین میں بظاہر تو شمار نہیں ہوتے تھے لیکن وہ ایسی پاکیزہ روح کے مالک تھے کہ تمام بڑے مسلمان مذہبی راہنماؤں نے انہیں عملاً خلافتِ راشدہ میں شمار کیا ہے انہوں نے عیسائیوں کا ایک گرجا انہیں واپس کر دیا جو مسلمانوں کی جاگیر میں واقع تھا۔ دمشق میں ایک بڑا کلیسا تھا جو مسلمان حکمرانوں نے جبراً عیسائیوں سے لے لیا تھا۔ اور اسے مسجد بنا دیا تھا آپ نے یہ دیکھ کر یہ عیسائیوں سے زبردستی لیا گیا تھا مسجد کو منہدم کروا دیا اور وہاں پر دوبارہ گرجا بنوا دیا۔ ان کے وقت میں ایک نسطوری عیسائی پادری نے اپنے ایک دوست کو جو خط لکھا۔ اس میں اس نے بیان کیا کہ مسلمان ہمارے دین کی حفاظت کرتے ہیں۔ پادریوں اور فریسیوں کا احترام کرتے ہیں۔ گرجاؤں کو جاگیریں عطا کرتے ہیں۔

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ نے بابری مسجد کے واقعے پر ردّعمل کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ حد تو یہ ہے کہ انگلستان میں مندروں کے علاوہ سکھوں کے گوردواروں کو بھی نشانہ بنایا گیا۔ اگر مسلمان اور ہندو آپس میں لڑتے تو شائد اس کا کچھ جواز بھی ہوتا مگر سکھوں کو اس میں گھسیٹنے کا کیا فائدہ؟ وہ قوم تو پہلے ہی مشکلات کا شکار ہے۔ کئی غلط مشوروں سے مصائب کا شکار ہو رہی ہے ان کے خلاف مسلمان اٹھ کھڑے ہوئے ہیں جہالت کی حد ہے!!

حضرت امام جماعت احمدیہ نے پرجوش الفاظ میں اعلان کیا کہ احمدیت کو اس لئے قائم کیا گیا ہے کہ مذہب کے نام پر یہ ظلم نہیں ہوگا۔ ہم اپنی زندگیاں پیش کر دیں گے لیکن دینِ حق کو مذہبی تنگ نظری کی بھینٹ نہیں چڑھنے دیں گے۔

حضور نے فرمایا بین الاقوامی انسانیت ایسے ظالمانہ تصورات پر لعنت بھیجتی ہے۔

حضرت بانی سلسلہ کی دلکش تعلیم

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی مذہبی رواداری کی دلکش تعلیم بیان کرتے ہوئے حضور کی آخری کتاب پیغامِ صلح سے ایک اقتباس سنایا کہ جس میں حضرت بانی سلسلہ نے تحریر فرمایا ہے کہ ہندو مسلمانوں کو آپس میں اتحاد اور محبت سے رہنا چاہیئے۔ ان میں سے کوئی قوم دوسری کو حقیر نہ سمجھے۔ دونوں میں کوئی دوسرے کی تباہی کی فکر نہ کرے۔

اسی طرح ایک اور جگہ حضرت بانی سلسلہ نے فرمایا کہ کل بنی نوع انسان کی ہمدردی میرا مذہب ہے۔ ایک شخص اگر دیکھتا ہے کہ اس کے ہمسایہ ہندو کے گھر کو آگ لگی ہے اور وہ اسے بجھانے کو نہیں اٹھتا تو میں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ مجھ سے نہیں ہے۔

آخیر میں حضور نے دعا کروائی اور سلام کہہ کر واپس ہوئے۔

فرقہ بندی کی بنیاد پر شناخت از نورالدین منیر۔ انگریزی روزنامہ ڈان سے لیا گیا تھا

بقیہ: ص۳ سے آگے

کے ڈپٹی نے اور پارلیمنٹ کے چیئرمین نے ان کا استقبال کیا۔ جس سے انہیں یہ تسلی ہو گئی کہ کم از کم یہ لوگ ان کی مخالفت پر آمادہ نہیں ہیں۔ انہیں بتایا گیا کہ بعض لوگ حکومت میں اپنے آپ کو اس طرح داخل کرنا چاہتے ہیں کہ وہ جونسی وزارتیں چاہیں خود لے لیں۔ اور یہ صرف اسی صورت میں کیا جا سکتا ہے کہ حکومت میں خلفشار پیدا کیا جائے۔ انہوں نے ہوائی اڈے پر اترنے کے بعد کہا کہ اگرچہ بعض لوگوں کو تبدیل تو کیا گیا ہے۔ لیکن کابینہ کو پوری طرح محفوظ رکھنے کی ضرورت ہے۔ زیادہ تر یہ جھگڑا وزیرِ اعظم کی نامزدگی پر شروع ہوا تھا۔ پھر فیصلہ ہوا کہ پارلیمنٹ تین افراد کے نام پیش کرے جن میں سے ایک کو یلسن منتخب کر لیں گے۔

بقیہ: ص۵ سے آگے

لیکن تعداد ازدواج کے نہ صرف حامی بلکہ اس پر عمل کرتے تھے۔ اور پسند کرتے تھے کہ دوسرے بھی اس پر عمل کریں۔ اور ملک کی آبادی بڑھائیں جو سابقہ متعدد جنگوں کی وجہ سے بہت کم رہ گئی تھی۔ اور عورتوں کی وہاں پر خاصی تعداد پائی جاتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: ۲۸- دسمبر- دھوپ نکلی ہوئی ہے اور موسم خوشگوار ہے۔

○ پنجاب کے وزیر اعلیٰ مسٹر غلام حیدر وائیں نے کہا ہے کہ حزب اختلاف کو خطرہ ہے کہ ہماری اصلاحات اس کا سورج ڈبو دیں گی۔ بے نظیر بھٹو ۲۳ رالزامات کی فہرست ۹۵ء کے انتخاب میں عوام کے سامنے پیش کریں۔ ہم نواز شریف کا نامہ اعمال لے کر جائیں گے اصل فیصلہ عوام کریں گے۔ یہ وزیر اعلیٰ موصوف نے یوم قائد اعظم کی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا۔

○ وزیر اعظم نواز شریف نے کہا ہے کہ قائد اعظم کے نظریات سے ناواقف لوگوں نے ملک دو ٹکڑے کر دیا۔ ایک شخص نے صرف مغربی پاکستان کا وزیر اعظم بننے کے لئے جتن کئے اب ان کی ایک رہنما ہمارے بچے کھچے پاکستان کے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑ گئی ہے۔ کیا قومی حکومت کا قیام قائد اعظم کے اصولوں کا حصہ ہے۔

○ چین نے اس بات پر زور دیا ہے کہ اسرائیل بے دخل فلسطینیوں کے مسئلہ پر انسانی بنیادوں پر غور کرے۔ اس سے نہ صرف علاقے میں تشویش بڑھ رہی ہے۔ بلکہ صورتحال میں کشیدگی بھی پیدا ہو رہی ہے یہ بات چینی وزیر اعظم لی پینگ نے اسرائیلی صدر سے ملاقات میں کہی۔ یاد رہے کہ لبنانی وزیر اعظم نے امریکی صدر بش اور نئے منتخب صدر بل کلنٹن سے فلسطینیوں کی واپسی کے لئے اسرائیل پر اپنا اثرورسوخ استعمال کرنے کی اپیل کی ہے۔

○ بے نظیر بھٹو کہتی ہیں کہ انہوں نے سیاست کا انتخاب اپنی مرضی اور پسند سے نہیں کیا ہے۔ ان کے والد نے پرنسپل کو لکھا کہ اس کی نفسیات پڑھنے کی حوصلہ افزائی نہ کریں۔ میں چاہتا ہوں سیاسیات پڑھے۔ بچے پوچھتے ہیں ابا ہمیں سکول سے کیوں نہیں لینے آتے۔ میں بتاتی ہوں جہاں کام کرتے ہیں وہیں رہنا پڑتا ہے۔ بے نظیر بھٹو نے مزید کہا کہ بچوں کو سیاست میں نہیں آنے دوں گی۔ جام صادق کے بعد کچھ آرام ہے۔ یہ آپ نے لندن کے ایک جریدے سے انٹرویو دیتے ہوئے کہا۔

○ لیبیا میں اقوام متحدہ کی پابندیوں کے خلاف مظاہرہ ہو رہے ہیں پابندیوں کے باعث فاضل پرزے نہ خریدے جا سکنے کے باعث اندرون ملک پروازیں خطرے میں پڑ گئیں۔

○ وزیر اعظم نے کہا ہے کہ محترمہ بے نظیر بھٹو پاکستان کے جوہری توانائی کے پروگرام کے خلاف کام کر رہی ہیں۔

○ جب جنرل آصف نواز گذشتہ ایام میں پولینڈ گئے تو آپ نے پولینڈ کے حکام سے ۳۲۰ ٹی ۷۲ ٹینک خریدنے کی بات کو آخری شکل دے دی۔ ان ٹینکوں کی قیمت ۵۰ ۴ ملین امریکی ڈالر ہے۔

○ جارج بش نے کہا ہے کہ مشرق وسطیٰ میں قیام امن کی کوششیں جاری رہیں گی۔ جو پروگرام اس سلسلے میں امریکہ نے تیار کیا ہوا ہے۔ اس میں کسی قسم کی رکاوٹ پیدا نہیں ہونے دی جائے گی

○ سرائیکی صوبہ محاذ کے سیکرٹری جنرل نے کہا ہے کہ چونکہ بہاری تقسیم برصغیر سے پہلے ہندوستان کا حصہ تھا اس لئے بنگلہ دیش میں پھنسے ہوئے بہاری پاکستانی نہیں کہلا سکتے چنانچہ انہیں پاکستان واپس نہیں لانا چاہیئے۔ خاص طور پر جب یہ کہا جاتا ہے کہ انہیں پنجاب کے جنوبی علاقے میں بسایا جائے گا۔

○ میجر جنرل سلیم ملک نے کہا ہے کہ فوج نے کراچی میں امن بحال کر کے مشن مکمل کر لیا ہے اب یہ فیصلہ کرنا حکومت کا کام ہے کہ مقررہ مدت کے بعد بھی فوج کی خدمات سے استفادہ کیا جائے یا نہیں، حکم کے بندے ہیں۔ آج واپس بھیجا جائے تو فوج آج ہی واپس چھاؤنیوں میں چلی جائے گی۔

○ چیف الیکشن کمشنر نے کہا ہے کہ ۱۵۹ ریورٹوں میں سندھ کی صورت حال غیر تسلی بخش بتائی گئی ہے۔ غیر جانبدار منصفانہ آزادانہ انتخابات کرانے کے لئے صورت حال کا پر امن ہونا ضروری ہے۔ سندھ کے انتخابات میں تعطل کسی سیاسی مصلحت کی وجہ سے نہیں ہے۔

○ سپاہ صحابہ کے سربراہ ضیاء الرحمان فاروقی نے کہا ہے کہ شناختی کارڈ میں مذہب کے خانے کا خاتمہ مسلمانوں سے غداری ہے حکومت نے اپنے منشور کی دھجیاں بکھیر دی ہیں۔ سپاہ صحابہ اسلام آباد کی طرف مارچ کرے گی۔

○ بھارت میں ایودھیا کے مقام پر رام مندر میں عبادت کی کوشش کرنے والے دو ہزار ہندو گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ جمعہ کے روز ہونے والے ہندو اجتماع کے شرکاء کا تعلق بھارتیہ جنتا پارٹی سے ہے۔

○ گذشتہ روز صدر مملکت غلام اسحٰق خان نے ۲۴ ویں قومی کھیل لاہور کا افتتاح کیا۔ اس موقعہ پر گورنر اور وزیر اعلیٰ پنجاب کے علاوہ بعض وفاقی اور صوبائی وزراء بھی تقریب میں شریک ہوئے۔ بنگلہ دیش اور وسط ایشیا کی پانچ ریاستیں بھی مقابلوں میں شریک ہوں گی

○ وفاقی وزیر برائے مذہبی امور مولانا عبد الستار نیازی نے کہا ہے کہ شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ ختم کرنے کا ابھی فیصلہ نہیں ہوا۔ مندروں کی جگہ پر تعمیر کی گئی مسجدیں غیر شرعی ہیں انہیں ختم کر کے دوبارہ مندر بنائے جائیں گے۔

○ روس نے ۳۰ ممالک میں اپنے انٹیلیجنس بیورو مکمل طور پر بند کر دیئے ہیں جاسوسوں کی تعداد میں بھی کمی کر دی گئی ہے ماسکو میں انٹیلیجنس ہیڈ کوارٹرز کے سٹاف میں ۴۰ فی صد کمی کر دی گئی۔

○ امریکہ کے نو منتخب صدر بل کلنٹن کی بیوی ہلیری کلنٹن وائٹ ہاؤس کی غیر سرکاری چیف آف سٹاف ہوں گی۔ کہا جاتا ہے کہ کلنٹن کے فیصلوں کے پیچھے ان کی خوبصورت اور ذہین بیوی کا ہاتھ ہے۔ کابینہ کی تشکیل میں بھی ہلیری کا ہاتھ ہے۔ اب مخالفین بھی نئی کابینہ کی تعریف کر رہے ہیں۔

○ کہا جاتا ہے کہ اس بات کا امکان ہے کہ افغانستان میں ربانی کی جگہ جیلانی لے لیں کیونکہ ابھی تک وہاں نئے صدر کا فیصلہ نہیں ہو سکا۔ مختلف دھڑے آپس میں برسرپیکار ہیں۔

○ بتایا گیا ہے کہ سعودی عرب سے ایک اعلیٰ سطح کا وفد پاکستان آرہا ہے۔ یہ وفد پاکستانی حکومت سے اس بات پر احتجاج کرے گا کہ منشیات پاکستان سے سعودی عرب میں سمگل کی جا رہی ہیں۔

بقیہ صـ۲ـ سے آگے

۵: عائشہ نصیر صاحبہ "-

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اس انتقال پر اگر کسی وارث یا غیر وارث کو کوئی اعتراض ہو تو عرصہ ۳۰ (تیس) یوم کے اندر اندر دفتر دارالقضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

بقیہ صـ۱ـ سے آگے

اسمٰعیل صاحب سے ہوئی۔ ان کو چار سال خدمت دین کی توفیق ملی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے فضل سے ان کے درجات بلند کرے۔

پتہ

بے اولاد

مردوں کیلئے کورس

SPERMATOZOA COURSE RS 200/

عورتوں کیلئے کورس

بانجھ پن کورس STERILITY COURSE RS 100/-

اٹھرا کورس ATHRA COURSE RS 100/-

تفصیلی لٹریچر مفت

کیور ٹیو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ۔ ربوہ

فون:- ۶۰۶ - ۷۷۱

حبوب مفید اٹھرا — ۱۵ گرام ۱۶/- — ۶۰ گرام ۴۸/-

اکسیر اولاد نرینہ (کورس) ۱۵۰/- روپے

زد جام عشق خاص ۴۸۰/- روپے

روشن کاجل ۵/- روپے

تریاق معدہ ۱۰/- روپے — ۲۰/- روپے

NASIR ناصر

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے

ناصر دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ